

خود کش حملہ آور اور اس کے نتیجے میں جاں بحق ہونے
والے لوگوں کے بارے میں معلومات پر مشتمل اہم فتاویٰ



خود کش حملہ

المفتی اعظم پاکستان پروفیسر مفتی نعیم الرحمن صاحب

مفتی اعظم پاکستان
کراچی، پاکستان

K-1

282

6837



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اداریہ :

ادارہ لوح و قلم فاؤنڈیشن اپنی اس
کوشش کا ثواب وطن عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان
میں آج تک ہونے والے دہشت گردی کے واقعات
میں شہادت کی سعادت پانے والے بالخصوص
”سانحہ نشتر پارک کراچی“ و ”سانحہ جامعہ نعیمیہ لاہور“
کے شہدائے کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے
فخر و سعادت محسوس کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحوم
مسلمین و مسلمات کے درجات کو بلند فرمائے۔
آمین



بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ پاکستان میں متعدد مقامات (مساجد، امام بارگاہیں اور پبلک مقامات وغیرہ) پر اندھا دھند فائرنگ کر کے یا بمب بلاسٹ کر کے اجتماعی قتل کے واقعات ہوتے رہے ہیں (اور تاحال ہو رہے ہیں)، اسی طرح بعض اشخاص پر خصوصی ہدف بنا کر حملے کئے جاتے رہے ہیں، جنہیں عرف عام میں (Target killing) کہا جاتا ہے، بعض علمی، سماجی، ملٹی اور قومی شخصیات بھی اس کا ہدف بنتی رہی ہیں۔ اب ایک عرصے سے فکری و نظریاتی طور پر سیکولر، لیبرل اور اسلام کو ناپسند کرنے والے افراد اس کا سارا مطلبہ اسلام پر ڈال رہے ہیں اور ان کی رائے میں یہ سب کچھ اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ اور اسلام کے نام پر جذباتی نوجوانوں کو ایسی کارروائیوں پر آمادہ کیا جاتا ہے اور ان کے ذہنوں میں یہ راسخ کر دیا جاتا ہے کہ گویا یہ ”جہاد فی سبیل اللہ“ ہے، تو جب تک اس مسئلے کے بارے میں اسلام کے شرعی احکام کو واضح نہیں کیا جائے گا، موجودہ دور میں اس کا ذمہ دار اسلام اور علمائے اسلام ہی کو گردانا جاتا رہے گا، لہذا ازراہ کرم ایسی کارروائیوں

کا شرعی حکم بیان فرمائیں تاکہ عام مسلمانوں کے ذہنوں میں اسلامی تعلیمات کا حقیقی تصور واضح ہو۔

(سائل۔ مولانا محمد نصیر اللہ نقشبندی، نیریاں شریف، آزاد کشمیر)

جواب: تمام مسلمان ”محفوظ الدم“ ہیں، فقہی اصطلاح میں اسے ”مقصون الدم“ بھی کہتے ہیں، یعنی بغیر کسی وجہ شرعی کے ان کا خون بہانا حرام ہے اور وہ شرعی وجوہ، جن کے سبب کسی مسلمان کا خون مباح (جائز) ہو جاتا ہے، یہ ہیں:

(الف) یہ کہ کوئی مسلمان العیاذ باللہ تعالیٰ مرتد ہو جائے۔ (یعنی اسلام سے پھر جائے)

(ب) کسی کو ناحق قتل کرے۔

(ج) شادی شدہ زانی ہو۔

ان وجوہات کے سوا مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے۔ اور جو مسلمان ان وجوہ

میں سے کسی ایک کا ارتکاب کر لے، تو وہ پھر ”محفوظ الدم“ نہیں رہتا، بلکہ

”مباح الدم“ ہو جاتا ہے، یعنی اس کی جان کی حرمت باقی نہیں رہتی، لیکن اس کے

باوجود اس کو قصاص یا حد شرعی میں قتل کرنا عوام کا کام نہیں ہے، بلکہ یہ اسلامی حکومت کا

منصب اور اس کی ذمہ داری ہے، قرآن مجید میں ہے:

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَلَعْنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۝

”جو شخص کسی مومن کو عمداً (جان بوجھ کر) قتل کرے تو اس کی سزا دوزخ ہے، جس میں

وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے

اور (اللہ تعالیٰ نے) اس کے لئے عذابِ عظیم تیار رکھا ہے“۔ (سورۃ النساء: 93)

اس آیت کے تحت مومن کے قاتلِ عامد (یعنی دانستہ کسی ایسی جان کو ارادہ

قتل سے تلف کرنے والا، جسے شریعت نے حرام و محفوظ قرار دیا ہے) کو آخرت میں

جہنم کی دائمی سزا، اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذابِ عظیم کا سزاوار قرار دیا گیا ہے۔ پھر

اس پر مفسرین و فقہاء (رحمہم اللہ تعالیٰ) نے بحث کی ہے کہ آیا ”قتلِ عمد“ کا مرتکب

ابدی اور دائمی جہنم کی سزا کا حق دار ہے یا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے، کیونکہ اگر یہ حکم

مطلق اور قطعی ہے تو بظاہر یہ قرآن کی اس آیت سے متعارض ہے کہ:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ

”اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ شریک ٹھہرانے کو تو (ہرگز) معاف نہیں فرماتا اور اس

کے علاوہ دیگر گناہوں کو جس کے لئے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔ (النساء: 48)

تو اس استثناء کے عموم میں تو (قتلِ عمد) بھی آتا ہے۔ چنانچہ ان دونوں آیات میں تطبیق کرتے ہوئے سورۃ النساء آیت نمبر 93 کی تفسیری بحث میں علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ نے تفسیر ”روح المعانی“ میں لکھا ہے: اگر اس آیت کو اپنے ظاہری مفہوم پر قائم رکھا جائے تو پھر مومن کے ”قاتلِ عامد“ سے مراد وہ قاتل ہوگا، جو اسے حلال سمجھ کر قتل کرے، تو پھر تو ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے اور نہ یہ پھر محلِ نزاع ہی ہے (کہ وہ دائمی طور پر جہنمی ہی ہے)، انہوں نے مزید لکھا کہ عکرمہ، ابن جریج اور مفسرین (رحمہم اللہ تعالیٰ) کی ایک جماعت نے اس آیت میں ”متعمداً“ کی تفسیر میں ”مستحلاً“ کی قید لگائی ہے یعنی جو حلال جان کر ”قتلِ عمد“ کا ارتکاب کرے۔

(روح المعانی، جلد: 5، ص: 117 مطبوعہ دار احیاء التراث، العربی بیروت)

”عن عبد اللہ بن مسعود قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ، الا باحدی ثلث النفس بالنفس، والثیب الزانی، والمارق لدینہ

التارک للجماعة“

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ ہوں، اس کی جان لینا سوائے تین وجوہ کے حلال نہیں ہے،

(1) جان کے بدلے میں جان (یعنی اس نے ناحق کسی کو قتل کیا ہو اور قصاص میں اس کی جان لی جائے)،

(2) شادی شدہ زانی اور

(3) جماعت (کی متفق علیہ راہ) کو چھوڑ کر دین سے نکلنے والا (یعنی جو مرتد ہو جائے)

(مشکوٰۃ بحوالہ صحیح بخاری و صحیح مسلم)

صحیح مسلم کتاب الایمان میں ہے:

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، قال : قال رسول الله

ﷺ سباب المسلم فسق وقتاله كفر.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔“

(صحیح البخاری رقم الحدیث: 48، صحیح مسلم، رقم الحدیث: 64)

اس حدیث کی شرح میں علامہ محی الدین ابوزکریا عینی بن شرف الدین نووی

علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ترجمہ: ”کسی کو ناحق قتل کرنے سے اہل حق کے نزدیک ایسا کفر لازم نہیں

آتا، جس کے باعث وہ ملتِ اسلام سے خارج ہو جائے، جیسا کہ ہم نے متعدد

مقامات پر پہلے بھی بیان کیا ہے، سوائے اس کے کہ وہ قتلِ ناحق کو حلال سمجھ کر اس کا

ارتکاب کرے، تو کہا گیا ہے کہ حدیث کی تاویل میں کئی اقوال ہیں: ان میں سے ایک

یہ ہے کہ (اگر کفر کو اپنے حقیقی اصطلاحی معنی پر محمول کیا جائے تو) اس سے مراد وہ شخص

ہے، جو حلال جان کر قتلِ ناحق کا ارتکاب کرے۔“ (شرح نووی، جلد: 1، ص: 54)

لہذا شرعی طور پر کسی ”محفوظ الدم“ مسلمان کی جان کو حلال جان کر یا اسے کارِ

ثواب اور ذریعہٴ دخولِ جنت سمجھ کر (بغیر شرعی جواز کے) قتل کرنا، تمام ائمہ کے نزدیک

کفر ہے،

علامہ نظام الدین علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

”وَيَقْتُلُ الْمُسْلِمَ بِالْذَّمِّي“

”اور مسلمان کو ذمی (غیر حربی) کے بدلے میں قصاصاً قتل کیا جائے گا۔“

(فتاویٰ عالمگیری جلد نمبر 6 ص: 3، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک غیر مسلم (ذمی) کی جان و مال بھی محفوظ ہے اور اگر کسی مسلمان نے اس کو بغیر کسی وجہ شرعی کے قتل کر دیا تو وہ مسلمان بھی واجب القتل ہے، اور اس سے قصاص لیا جائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ پاکستان میں رہنے والے تمام ایسے پابند آئین و قانون غیر مسلم (جو پاکستان کے مستقل شہری ہیں یا بذریعہ ویزا آنے کی وجہ سے قانونی طور پر حکومت پاکستان کی امان میں ہیں اور جنہوں نے کسی ایسے فعل کا ارتکاب نہیں کیا، جس سے وہ ”مباح الدم“ ہو گئے ہوں) کی جان و مال بھی محفوظ ہے اور ان کو کسی وجہ شرعی کے بغیر حلال جان کر یا کارِ ثواب سمجھ کر ناحق قتل کرنا حرام ہے اور شدید ترین گناہ ہے اور اس پر حدیث میں سخت وعید آئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

الَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ

اللہ فلا یرح رائحة الجنة

”یاد رکھو جو شخص مسلمان ریاست کے کسی ایسے غیر مسلم کو قتل کرے، جس کا ریاست سے معاہدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اس کی جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری لی ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری کی بے حرمتی کرتا ہے، ایسا شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا۔“

(ترمذی ابواب الدیات ج 1، ص: 391)

عن ابن عمر أن رسول الله ﷺ قتل مسلماً بمعاہد، وقال : أنا
نا أكرم من وفي بدمته.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کو ایک معاہدہ (جس کا فرسے معاہدہ ہوا ہو) کے بدلے میں قتل کر دیا اور فرمایا: جو لوگ اپنے معاہدے کو پورا کرتے ہیں، میں ان میں سب سے بڑھ کر کریم ہوں۔“

(سنن دارقطنی ج 3، رقم الحدیث: 3232، سنن کبریٰ للبیہقی ج 8، ص: 30)

عن عبد الرحمن بن البيلماني يرفعه : أن النبي ﷺ أقاد

مسلماً قتل يهو دياً، وقال الرمادي : أقاد مسلماً بدمي، وقال : أنا

أحق من أوفى بذمته

”عبدالرحمن بن البيلماني مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس مسلمان سے قصاص لیا، جس نے ایک یہودی کو قتل کر دیا تھا، رمادی نے کہا مسلمان سے ذمی کا قصاص لیا اور فرمایا: میں سب لوگوں کے مقابلے میں اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ اپنے عہد کو پورا کروں۔“ (سنن دارقطنی، ج 3، رقم الحدیث: 3233)

عن عبد الرحمن بن البيلماني قال : قتل رسول الله ﷺ رجلاً من أهل القبلة برجل من أهل الذمة ، وقال أنا أحق من أوفى بذمته

”عبدالرحمن بن البيلماني بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ذمی کے بدلے میں اہل قبلہ (یعنی مسلمانوں) کے ایک شخص کو قتل کر دیا اور فرمایا: میں سب لوگوں کے مقابلے میں اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ اپنے عہد کو پورا کروں۔“

(سنن دارقطنی ج 3 رقم الحدیث: 3234)

ہر چند کہ ان احادیث کی اسانید ضعیف ہیں، لیکن تعدد اسانید کی وجہ سے یہ احادیث ”حسن لغیرہ“ ہیں اور لائق استدلال ہیں، جب کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا استدلال قرآن مجید سے ہے، اور یہ احادیث تائید کے مرتبہ میں

ہیں۔

علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

”القصاص واجب بكل محقون الدم على التأييد اذا قتل

عمدا كذا في الهداية“

”جس جان کو شریعت نے ہمیشہ کے لئے محفوظ و محترم قرار دیا ہے، اسے عمداً

قتل کر دیا جائے، تو قصاص واجب ہے، ہدایہ میں اسی طرح ہے۔“

(فتاویٰ عالمگیری جلد نمبر 6 ص: 3، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

لہذا جہاد سمجھ کر خود کش حملے کرنا، بمب بلاسٹ کرنا اور فائرنگ کر کے

مساجد اور عوامی اجتماعات میں مسلمانوں کا قتل عام کرنا صرف حرام ہی نہیں ہے

بلکہ حلال، جائز اور کارِ ثواب سمجھ کر یہ کام کرنا کفرِ صریح ہے۔ اور اگر وہ قتل کرنے

کو شرعی طور پر حرام سمجھتے ہوئے مغلوب الغضب ہو کر ذاتی دشمنی کے تحت انتقام یا

کسی اور نفسانی وجہ سے کسی مسلمان یا غیر مسلم شہری کو قتل کر دے تو یہ گناہِ کبیرہ

ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے:

عن عبد الله بن عمر وقال : قال رسول الله ﷺ: الكبائر الا شراك

بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس واليمين الغموس

”حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، (ناحق)

انسانی جان کو قتل کرنا اور (ماضی کے بارے میں قصداً) جھوٹی قسم کھانا (سب کے

سب) کبیرہ گناہ ہیں۔“

(صحیح بخاری و صحیح مسلم، بحوالہ مشکوٰۃ، باب الکبائر)

یہ مسئلہ ہم نے پاکستان کے تناظر میں لکھا ہے، جہاں حاکم بھی مسلمان ہیں،

عوام کی غالب اکثریت بھی مسلمان ہے اور ملک آئینی طور پر ایک اسلامی جمہوری

مملکت ہے اور جہاں وقتاً فوقتاً افراد اور بعض صورتوں میں اجتماعات (عبادت گاہوں

اور پبلک مقامات) پر قاتلانہ حملے ہوتے ہیں، بمب بلاسٹ کئے جاتے ہیں اور تاثریہ

دیا جاتا رہا ہے (یا دیا جاتا ہے) کہ اس کے پیچھے دینی اور مذہبی محرکات کارفرما ہیں۔

اور بعض عناصر یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ دینی اور مذہبی رہنمایا تنظیمیں اپنے جذباتی

کارکنوں کو اس قسم کی کاروائیوں پر ان کی ذہنی تطہیر (Brain Washing) کر

کے ان کو اس بات پر آمادہ کرتی ہیں کہ وہ بمب بلاسٹ یا حملہ کر کے انسانوں کی جانیں لیں۔ انہیں آج کل عرف عام میں ”خودکش حملے“ (Suicidal Attacks) کہا جاتا ہے اور یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ ان کے ذہنوں میں یہ بات بٹھا دی گئی ہے کہ یہ کار خیر اور جنت کا راستہ ہے اور یہ بات اسلام کی بدنامی کا باعث بنتی ہے، لہذا ہم نے اپنی دینی ذمہ داری سمجھتے ہوئے شرعی حکم بیان کیا ہے، تاکہ اسلام کی پوزیشن واضح ہو جائے۔

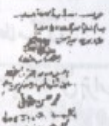

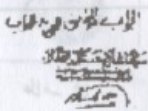

البتہ وہ ممالک، جہاں غیر ملکی ظالمانہ اور جابرانہ قوتوں کا تسلط ہے اور کھلے میدان میں مظلوم اور مجبور عوام بے پناہ وسائل اور اسلحہ سے لیس ان غاصب طاقتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے یا جہاں مسلمانوں کو ان کے اپنے وطن میں ان کے مسئلہ انسانی، قومی، دینی، ملکی اور ملکی حقوق سے محروم کر کے انہیں محکوم اور غلام قوم کی حیثیت سے رہنے پر مجبور کیا گیا ہے، ان کے معروضی حالات اور احکام کی نوعیت الگ ہے، کیونکہ مسئلہ بین الاقوامی قوانین کے تحت اپنی وطنی، قومی، ملکی و ملی آزادی کے لئے غاصب و قابض قوتوں سے برسرِ پیکار ہونا کبھی بھی جرم نہیں گردانا گیا، امریکا اور افریقہ کے بیشتر ممالک کی جدوجہد آزادی اور ہندوستان کی تحریک آزادی اس کی نمایاں مثال

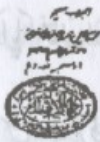
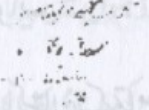
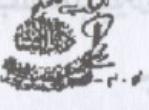
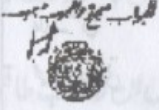

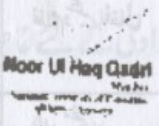
ہے۔ لہذا پاکستان اور ان مقبوضہ خطوں (جیسے کشمیر و فلسطین وغیرہ) کی معروضی صورت حال اور اس کے شرعی اور فقہی احکام کو باہم خلط ملط نہ کیا جائے۔ واللہ اعلم

بالصواب

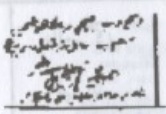

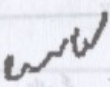

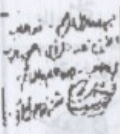

نوٹ: پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے جید اور ممتاز علماء کرام نے اس فتویٰ کی تصدیق و تصویب کی اور اپنے توشیحی دستخط ثبت فرمائے۔

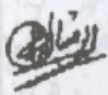

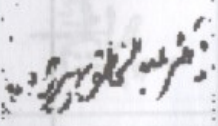
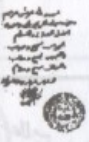
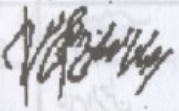

تائید و توثیق و تصویب مفتیان عظام


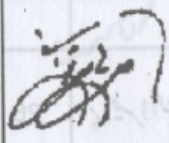
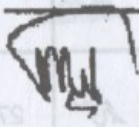
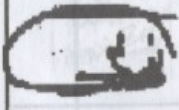
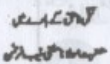
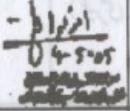
نمبر شمار اسمائے گرامی	مدرسہ / دارالعلوم / جامعہ	مہر و توشیحی دستخط
1 علامہ مفتی محمد حسن حقانی	مہتمم، جامعہ انوار القرآن بلاک 5 گلشن اقبال، کراچی	
2 علامہ مفتی محمد رفیق حسنی	مہتمم، جامعہ اسلامیہ مدینہ العلوم، گلستان جوہر بلاک 15، کراچی	
3 علامہ مفتی غلام دیگر افغانی	مہتمم، جامعہ ضیاء العلوم آگرہ تاج کالونی، کراچی	
4 علامہ مفتی محمد اطہر نیسی	مفتی دارالافتاء، دارالعلوم نصیبہ بلاک 15 فیڈرل بی ایریا کراچی	

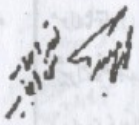

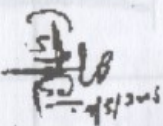
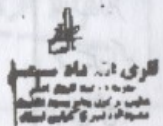
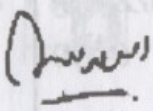


5	علامہ مفتی محمد اسماعیل قادری نورانی	جامعہ انوار القرآن بلاک 5 گلشن اقبال، کراچی	
6	علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی ازہری	استاذ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ، لاہور	
7	علامہ مفتی محمد تنویر القادری	تابع مفتی جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ، لاہور	
8	علامہ مفتی عبدالمصطفیٰ ہزاروی	ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ، لاہور	
9	علامہ مفتی محمد عبدالستار سعیدی	ناظم تعلیمات و شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ، لاہور	
10	علامہ مفتی نورالحق قادری	ایم۔ این۔ اے خیبر ایجنسی	

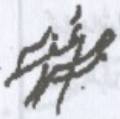
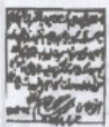
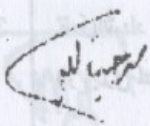
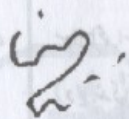
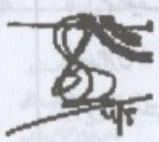
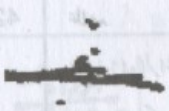
11	علامہ مفتی انکبہارا اللہ	دارالعلوم عربیہ بھامگلہ اوی ضلع ہامبرہ	علامہ دارالعلوم عربیہ ہامبرہ
12	علامہ مفتی عمر فاروق	مفتی و مہتمم دارالعلوم جامعہ اسلامیہ حنفیہ عثمان آباد چھوڑہ، ہامبرہ	علامہ مفتی عمر فاروق
13	علامہ محمد مقصود احمد چشتی قادری	خطیب جامع مسجد امانا درہارہ، لاہور	علامہ مفتی مقصود احمد چشتی قادری
14	علامہ غلام رسول سعیدی صاحب	شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ، بلاک 15 فیڈرل بی ایریا، کراچی	علامہ مفتی غلام رسول سعیدی صاحب
15	علامہ مفتی صاحبزادہ ارشد سعید کاظمی	شیخ الحدیث انوار العلوم ملتان	علامہ مفتی صاحبزادہ ارشد سعید کاظمی
16	علامہ مفتی غلام مصطفیٰ رضوی	مفتی انوار العلوم، ملتان	علامہ مفتی غلام مصطفیٰ رضوی
17	علامہ مفتی محمد ابو بکر صدیق عطاری	مفتی و شیخ الحدیث جامعہ المدینہ بلاک 15، گلستان جوہر، کراچی	علامہ مفتی محمد ابو بکر صدیق عطاری

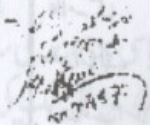
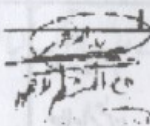

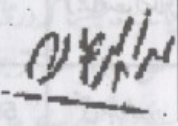


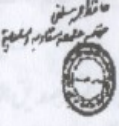
18	علامہ مفتی ابوالخیر حسین الدین شاہ	مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی	
19	علامہ مفتی محمد جان نعیمی	مہتمم دارالعلوم چندیوہ نعیمیہ ملیر، کراچی	
20	مفتی محمد شان قادری	جامعۃ اسلامیہ، لاہور انجمن ہاؤسنگ اسکیم، ٹھوکر نیاں بیک، لاہور	
21	علامہ صاحبزادہ حامد رضا	مہتمم جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ، وزیر اوقاف مذہبی امور آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر	
22	علامہ صاحبزادہ حبیب الرحمن محبوبی	مہتمم جامعہ حیات العلوم صفۃ الاسلام بریڈ فورڈ، یو۔ کے	
23	علامہ مفتی غلام عباس قادری	ادارہ علوم اسلامی شانچنگ ٹگر بلاک 19 گلشن اقبال، کراچی	

24	علامہ مفتی محمد حیات قادری	مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ قادریہ محلہ، ڈیرہ مراد جمالی، ضلع نصیر آباد	
25	علامہ مفتی فتح محمد باروزئی	مہتمم، جامعہ فیض العلوم نقشبندیہ غریب آباد، سی، بلوچستان	
26	پروفیسر ڈاکٹر سید عبدالحق پیرزادہ	رئیس مجمع الادیان العالم للدراست الاسلامیہ العلما 6.B پراچہ مینشن، ہیزی والی ٹلی برنس روڈ، کراچی پاکستان	
27	مفتی محمد الیاس رضوی اشرفی	مہتمم جامعہ نظریۃ العلوم 10-B ہرڈ ویس روڈ گارڈن ویسٹ، کراچی	
28	علامہ قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی	خطیب بنیمن مسجد بولٹن مارکیٹ، کراچی	
29	اشیخ یوسف محمد ادیس الحسینی (غیر ملکی)	استاذ کلیۃ الشریعہ والأزھر فی لبنان استاذ الأزھر فی لبنان، بیروت	

30	اشخ مہاشام خلیفہ (غیر ملکی)	امام و خطیب مسجد الامام الاوزاعی، بیروت امین عام مجلس المہ المساجد، بیروت استاذ الدراسات العليا فی	
31	مہدی ہادی تہرانی (غیر ملکی)	المحوزة العلمية بقم رئیس لمحنة الفقة الاسلامی و الرضعی فی الجنة العليا للعلوم الانسانیة فی وزارة العلوم والتکنولو جیا	
32	قاری روح اللہ دینی (دیوبندی مکتبہ فکر)	خطیب اعلیٰ صوبہ سرحد دار القرآن الکریم خیبر روڈ پشاور	
33	علامہ نصیب علی شاہ الهاشمی (دیوبندی مکتبہ فکر)	ایم۔ این۔ اے ورئیس جامعۃ المركز الاسلامی پاکستان بنوں سرحد	
34	مفتی غلام الرحمن (دیوبندی مکتبہ فکر)	مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ عثمانی پشاور کنوینر شریعت کمیٹی، حکومت سرحد	
35	مولانا انوار الحق حقانی (دیوبندی مکتبہ فکر)	خطیب مرکزی جامع مسجد کوئٹہ استاذ الحدیث جامعۃ مطلع العلوم، کوئٹہ	

36	علامہ محمد عبداللہ اشرفی (دیوبندی مکتبہ فکر)	مہتمم جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ، لاہور	
37	علامہ مفتی محمد عثمان یار خان (دیوبندی مکتبہ فکر)	مہتمم جامعہ دارالعلوم اسلامیہ واللغة العربیہ گلستان جوہر، کراچی	
38	مولانا محمد اسعد قاضی (دیوبندی مکتبہ فکر)	مہتمم جامعہ اشرفیہ سکھر	
39	قاری التذداد (دیوبندی مکتبہ فکر)	مہتمم مدرسہ اسلامیہ فاروق اعظم خطیب مرکزی جامع مسجد الفاروق محمود آباد نمبر 6 کراچی نمبر 44	
40	مولانا محمد اسعد دیوبندی (دیوبندی مکتبہ فکر)	رکن زوق رویت ہلال کینی کراچی ممبر ذکاؤت کونسل کراچی	
41	قاری محمد حنیف چاندھری (دیوبندی مکتبہ فکر)	مہتمم خیر المدارس، ملتان	
42	علامہ ابو عماد ذہب الراشدی (دیوبندی مکتبہ فکر)	مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ	

43	<p>مولانا قاری بشیر احمد نقشبندی (دیوبندی مکتبہ فکر)</p>	<p>رکن زوقِ رویت ہلالِ کبھی کراچی جنرل سکریٹری علامہ بنوری ٹرسٹ کراچی پاکستان</p>	
44	<p>مولانا تنویر الحق تھانوی (دیوبندی مکتبہ فکر)</p>	<p>خطیب مرکزی جامع مسجد تھانوی جیکب آباد لائن بانی و مہتمم جامعہ احتشامیہ، کراچی</p>	
45	<p>علامہ ڈاکٹر محمد حسین اکبر (اہل تشیع)</p>	<p>ادارہ منہاج الأحسن 301/H3 فیز 2، جوہر ٹاؤن، لاہور</p>	
46	<p>مولانا سید محمد عون نقوی (اہل تشیع)</p>	<p>سربراہ ادارہ تبلیغ تعلیمات اسلامی پاکستان D.39 رنویہ سوسائٹی، ناظم آباد</p>	
47	<p>علامہ سید فخر الحسن کراوی (اہل تشیع)</p>	<p>دارالعلوم جمعہ غفریہ پشاور</p>	
48	<p>مفتی کفایت حسن اوج (اہل تشیع)</p>	<p>رکن اسلامی نظریاتی کونسل آزاد جموں کشمیر</p>	

49	مفتی اختر عباس (اہل تشیع)	خطیب جامع مرکزی مسجد اشاعشری اسلام آباد	
50	مفتی نیاز حسن نقوی (اہل تشیع)	جامع المنظر، لاہور	
51	علامہ یعقوب علی توسلی (اہل تشیع)	امام جمعہ توسلی روڈ مومن آباد، کوئٹہ	
52	پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی (الجمہیت)	خطیب جامع مسجد اہل حدیث جامعہ رحمانیہ، محمدی پارک، راجکوہ، لاہور	
53	میاں فیض الرحمن (الجمہیت)	سکریٹری جنرل وفاق المدارس السلفیہ فیصل آباد مرکزی دفتر جمعیت الجمہیت 111 ملتان روڈ، کراچی	
54	مولانا محمد یاسین ظفر (الجمہیت)	مہتمم جامعہ سلفیہ فیصل آباد	
55	مولانا حافظ محمد سلفی (اہل حدیث مکتبہ فکر)	مہتمم جامعہ ستاریہ اسلامیہ بلاک 6 گلشن اقبال، کراچی	

56	علامہ مفتی عبدالمالک (جماعت اسلامی)	مہتمم جامعہ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ، لاہور ایم۔ این۔ اے، مانسہرہ	علامہ مفتی عبدالمالک (جماعت اسلامی)
57	علامہ ڈاکٹر عطاء الرحمن (جماعت اسلامی)	خطیب جامع مسجد مولانا عبدالعزیز مدرسہ دارالرشاد، پھانگ چمن کوئٹہ	خطیب جامع مسجد مولانا عبدالعزیز مدرسہ دارالرشاد، پھانگ چمن کوئٹہ
58	علامہ محمد ابراہیم حنیف (جماعت اسلامی)	استاذ الحدیث جامعہ حنیفیہ سعود آباد کراچی	استاذ الحدیث جامعہ حنیفیہ سعود آباد کراچی
59	مفتی عبدالودود (جماعت اسلامی)	نگران جامعہ حنیفیہ سعود آباد کراچی	نگران جامعہ حنیفیہ سعود آباد کراچی

(ماخوذ از تقویم المسائل صفحہ 485 تا 502)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال: 27 دسمبر 2007 کو راولپنڈی میں ملک کی ایک سیاسی جماعت کی سربراہ اور دیگر کئی لوگ خودکش حملے یا بم دھماکے میں جاں بحق ہو گئے۔ اکثر ملک کی اہم شخصیات یا مساجد یا دینی و سیاسی جلسوں یا مارکیٹوں اور دیگر مقامات پر اس قسم کے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں ان واقعات میں جاں بحق ہونے والے لوگ کیا شہید کہلانے کے حقدار ہیں؟

سائل: سید عبداللہ رضا (ناٹھ کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جواب: اس طرح کے واقعات میں مارے جانے والے افراد کے لیے شہادت کا اجر ہے کہ فقہاء کرام نے ظلماً قتل ہونے والے کو شہید میں شمار کیا ہے۔ جیسا کہ درمختار میں ہے ہو کل مکلف مسلم طاهر قتل ظلماً بغیر حق بجارحة ترجمہ ”ہر بالغ پاک مسلمان جسے کسی آلہ جارحہ سے ناحق قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔“

(درمختار مع رد المحتار باب الشہید ص ۱۵۸ مکتبہ امدادیہ ملتان)

پاک ہونے کی قید صرف اس لیے ہے کہ اگر ناپاکی کی حالت میں قتل کیا گیا تو غسل دیا جائے گا ورنہ غسل نہیں دیا جائے گا۔ لہذا معلوم ہوا کہ اس طرح کے واقعات میں مارے جانے والے مسلمان شہید کا ثواب پائیں گے۔ رہا یہ کہ سیاسی جلسے یا دیگر غیر شرعی جلسوں میں شریک ہونے والوں کا حکم تو وہ بھی شہداء کے زمرے میں ہی داخل ہیں کہ گناہ شہادت کے منافی نہیں۔ جیسا کہ علامہ شامی علیہ الرحمہ نے فرمایا ان مات فی معصیۃ بسبب من اسباب الشہادۃ فله اجر شہادۃ و علیہ اثم معصیۃ ترجمہ ”اگر کوئی گناہ کرتے ہوئے شہادت کے کسی سبب سے مر گیا تو اسے شہادت کا اجر ملے گا اور گناہ پر گناہ گار ہوگا۔“

(درمختار مع رد المحتار باب الشہید ص ۱۶۶ مکتبہ امدادیہ ملتان)

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ

مفتی محمد ابوبکر صدیق القادری

(رئیس دارالافتاء QTV)

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

سوال کے جواب سے قبل یہ جان لینا مفید ہے کہ شہید کی دو قسمیں ہیں شہید فقہی اور شہید حکمی۔ شہید فقہی وہ مسلمان عاقل بالغ طاہر ہوتا ہے جسے بطور ظلم کسی آلہ جارحہ سے قتل کیا گیا ہو اور نفس قتل سے مال نہ واجب ہوا ہو، اور دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو اور اس کا حکم یہ ہے کہ شہید فقہی کو غسل و کفن نہیں دیا جائے گا بلکہ بغیر غسل دیئے نماز جنازہ پڑھ کر جن کپڑوں میں شہید ہوئے ہیں ان ہی کپڑوں میں دفن کرنے کا حکم ہے۔ اور ان شرائط میں اگر کوئی شرط کم ہو تو اسے شہید حکمی کہیں گے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اسے شہید کا ثواب ملے گا اسے غسل و کفن دیا جائے گا اور ان کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔

رد المحتار میں ہے ”ہو کل مکلف مسلم طاهر قتل ظلماً بغیر حق بجارحہ ولم یجب بنفس القتل مال ولم یرث یعنی ہر وہ مسلمان عاقل بالغ طاہر جو ظماً (ناحق) کسی آلہ جارحہ سے قتل کیا گیا ہو اور نفس قتل سے مال واجب نہ ہوا ہو، اور دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو“

(در مختار، جلد ۳، ص ۱۵۹، مکتبہ امدادیہ ملتان)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: حکمہ أن لا یغسل و یصلی علیہ کذا فی محیط السر خسی . و یدفن بدّمہ و ثیابہ کذا فی الکافی - ترجمہ: اور شہید کا حکم یہ ہے اسے غسل نہیں دیا جائے گا اور اس پر جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی۔ اسی طرح محیط سر خسی میں ہے۔ اور اسے اس کے خون اور کپڑوں کے ساتھ دفن

کر دیا جائے گا اسی طرح کافی میں ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ ص ۱۶۸، دار الفکر بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:
اصطلاح فقہ میں شہید اس مسلمان عاقل بالغ طاہر کو کہتے ہیں جو بطور ظلم کسی آلہ جارحہ سے قتل کیا گیا اور نفس قتل سے مال نہ واجب ہوا ہو، اور دنیا سے نفع نہ اٹھایا ہو۔ شہید کا حکم یہ ہے کہ غسل نہ دیا جائے ویسے ہی خون سمیت دفن کر دیا جائے۔ تو جہاں یہ حکم پایا جائے فقہاء اسے شہید کہیں گے ورنہ نہیں مگر شہید فقہی نہ ہونے سے یہ لازم نہیں کہ شہید کا ثواب بھی نہ پائے صرف اس کا مطلب اتنا ہوگا کہ غسل دیا جائے و بس۔“

(بہار شریعت، حصہ ۴ ص ۳۶۰ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

لہذا صورتِ مسئلہ میں بم دھماکوں میں جاں بحق ہونے والے مسلمان شہید ہیں بعض شہید فقہی اور بعض شہید حکمی ہیں۔

واللہ اعلم ورسولہ عز وجل وصلى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

کتبہ

عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری القادری عفا عنہ الباری

18 محرم الحرام 1429ھ 28 جنوری 2008ء

دارالافتاء اہلسنت باری چوک (گرو مندر) کراچی

صدقہ جاریہ

الحديث: "عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلثة الا من صدقة جاریة او
علم ينتفع به او ولد صالح يدعوله"

﴿مکذوۃ کتاب العلم بحوالہ صحیح مسلم﴾

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے
کہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس سے اس کے عمل کا ثواب منقطع ہو جاتا ہے مگر تین عمل
سے ﴿کہ ان کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے﴾ 1- صدقہ جاریہ۔ 2- اس
علم کا ثواب جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔ 3- نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی
رہے۔

شرح حدیث: انسان جب تک زندہ رہتا ہے قسم قسم کے اعمال صالحہ کرتا رہتا ہے
اور اس کو اس کے نیک اعمال کا ثواب ملتا رہتا ہے مگر جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے
اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اس کے اجر و ثواب کا سلسلہ بھی ختم ہو جاتا ہے لیکن تین
آدمی ایسے خوش نصیب ہیں کہ مرنے کے بعد بھی اس کے اعمال کے اجر و ثواب کا
سلسلہ قائم رہتا ہے اور برابر ان کی قبروں میں ثواب پہنچتا رہتا ہے۔

ان میں سے پہلا شخص تو وہ ہے جو اپنی زندگی میں کوئی "صدقہ جاریہ" کر
کے مرا ہو۔ تو اگرچہ وہ مر کر قبر میں سو رہا ہے۔ اور کوئی عمل نہیں کر رہا ہے مگر اس کے نامہ
اعمال میں اس کے "صدقہ جاریہ" کا ثواب برابر درج ہوتا رہتا ہے۔

"صدقہ جاریہ" کیا ہے؟ مثلاً مسجد بنوانا، مدرسہ بنوانا، کنواں بنوانا، مسافر

خانہ بنوانا کارِ خیر کے لیے کوئی جائیداد وقف کر دینا جب تک یہ چیزیں باقی رہیں گی برابر ان کے ثواب کا سلسلہ قائم رہے گا اور ہر لحظہ اور ہر لمحہ اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ اس کے بنوائے ہوئے مدرسہ میں جو لوگ پڑھیں گے، پڑھائیں گے، اس کے بنوائے ہوئے کنویں سے جتنے پیا سے سیراب ہوں گے، جتنے لوگ وضو کریں گے ان سب کا ثواب مدرسہ اور کنوں بنوانے والے کو ملے گا۔ اسی طرح جائیدادِ موقوفہ سے جتنے کارِ خیر ہوں گے سب کا ثواب واقف کو ملتا رہے گا اور وقف کرنے والے کی قبر میں اجر و ثواب پہنچتا رہے گا۔

دوسرا شخص وہ ہے جو کوئی ایسا علم چھوڑ کر مرا ہو جس سے امتِ رسول ﷺ کو نفع حاصل ہوتا ہو۔ مثلاً کوئی مفید کتاب لکھ یا چھپوا کر مرا ہو یا کچھ شاگردوں کو علم پڑھا کر مر گیا ہو یا علمِ دین کی کتابیں خرید یا چھپوا کر وقف کر گیا ہو تو جس طرح علمِ دین پڑھنے پڑھانے والوں کو ثواب ملے گا اسی طرح اس شخص کی قبر میں بھی اجر و ثواب ملتا رہے گا۔

تیسرا شخص وہ ہے جس نے اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت دے کر نیک اور صالح بنا دیا ہو تو اس کے مرنے کے بعد اس نیک اولاد جو اس کے لیے ایصالِ ثواب اور دعاءِ مغفرت کرتی رہے گی اس کا اجر و ثواب اس کو ہمیشہ ملتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو نفس و شیطان کی پیروی سے بچتے ہوئے اپنی رضا کے لیے ثواب جاریہ والے اعمال اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اپیل :-

پیارے مسلمانو!

آپ اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب (صدقہ جاریہ)

اور علم کے نور کو پھیلانے کے لیے

ادارہ لوح و قلم فاؤنڈیشن

کے ساتھ بھی تعاون کر سکتے ہیں۔

رب کی رضا منظور ہے تو فیض کے اسباب بنا

پل بنا ، چاہ بنا ، مسجد و تالاب بنا

برایچ آفس:

آفس نمبر B-2، گراؤنڈ فلور، عدیل سینٹر،

نزد صائمہ سویٹس، بلاک M، نارتھ ناظم آباد، کراچی۔

فون:

خواتین ان نمبرز پر رابطہ کریں:

021-8611042, 0321-9251211,

0300-2526106, 0331-3960479

lqf.female@gmail/hotmail/yahoo.com

لوح و قلم فاؤنڈیشن کے

اغراض و مقاصد

- 1- جید علماء دین اور نامور مصنفین کی گراں قدر علمی خدمات کو مسلمانوں میں عام کرنا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ
 - 2- مسلمان میت (مرد، عورت) کو 24 گھنٹے فی سبیل اللہ غسل و کفن کی سہولت مہیا کرنا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ
 - 3- مسلمان بچوں (لڑکوں) اور بچیوں (لڑکیوں) کے لئے فی سبیل اللہ رشتوں میں معاونت کرنا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ
- اپنے مفید مشوروں اور قیمتی آراء سے تحریری طور پر ہمیں نوازیں۔
آپکے تعاون کے منتظر خادین لوح و قلم فاؤنڈیشن۔ شکریہ
- UBL، اکاؤنٹ 0063423 برانچ نار تھ ناظم آباد، بلاک B، کراچی۔

رابطہ:- نماز عصر تا عشاء

مسجد نورِ بلال واحد کالونی بلاک "بی" نار تھ ناظم آباد کراچی

P.O. Box 10931 Al Hadri Post, N. Nazimabad

021-6644586 , 0321-2619843 , 0300-2395263

lohoqalam@gmail.com,

loho_qalam@hotmail.com/yahoo.com